وَلَا تَقُولُوا لِمَ ... ـلّٰهِ اَمْوَاتٌ

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

آخری مضامین

یا لیتہ جاں نثار مسلمانوں کے عملی غمخوار مصلح و ریفارمر مجتہد و مجدد پیشوائے ملت امام وقت - اسلام کے عاشق صادق - قوم پر اپنا تن من دھن قربان کردینے والے - جواد الدولہ - عارف جنگ

آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خاں صاحب بہادر

کے - سی - ایس - آئی - ایل - ایل - ڈی - ایف - آر - ایس

بانئے مدرسۃ العلوم علیگڈھ مرحوم و مغفور رحمۃ اللہ علیہ

از ابتدائے یکم شوال ۱۳۱۴ہجری لغایت ماہ ذیقعد ۱۳۱۵ہجری

مرتبہ

جناب مولانا مولوی محمد امام الدین صاحب گجراتی سلمہٗ ربہٗ

حسب فرمائش

منشی فضل الدین تاجر کتب قومی مالک اخبار اشاعت بازار کشمیری لاہور

۱۸۹۸ع

مطبوعہ رفاہ عام پریس لاہور

خلافت

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک میں تین صفتیں جمع تھیں ۔
اول نبوت ۔ یعنی شریعت کے احکام کا خدا کی طرف سے آپ کے پاس پہنچنا ۔
دوم ۔ اُن احکام کی لوگوں میں تبلیغ ۔
سوم ۔ ملکی سیاست اور نفاذ احکام اور محافظت احکام شریعت کی قوت اور اہل ملک کی حفاظت اور قوت اور طاقت سے مخالفین کی مدافعت ۔
پہلا ۔ امر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر ختم ہو گیا ۔
اور اس امر میں کوئی شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ اور نائب تھا ۔ اور نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے ۔

دوسرے امر میں تمام فقہا اور علما اور محدثین جو احکام شریعت محمدیہ علے صاحبہا الصلوٰۃ و السلام کی لوگوں میں تبلیغ کرتے ہیں ۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ یا نائب متصور ہو سکتے ہیں ۔ اور اسی واسطے بعض مفسرین نے آیت یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم میں جو لفظ اولی الامر کا ہے ۔ اس میں آئمہ اہل بیت علیہم السلام اور علما اور فقہا کو داخل کیا ہے ۔

تیسرے امر میں وہ لوگ جو کسی ملک کو اپنے قبضہ میں رکھتے ہیں اور اس کی سیاست کے مختار ہیں اور نفاذ احکام اور محافظت احکام شریعت کی قوت اور اہل ملک کی حفاظت اور قوت اور طاقت سے مخالفین کی مدافعت کر سکتے ہوں ۔ وہ لوگ اس امر میں خلیفہ یا نائب رسول تصور ہو سکتے ہیں ۔ بشرطیکہ وہ خود صفات اور اخلاق محمدی سے موصوف اور تمام احکام شرعی کے پابند ہوں ۔ اور تقدس ظاہری اور باطنی اُن کو حاصل ہو ۔ اور بعض مفسرین نے سر آن

لشکر اسلام کو بھی اولی الامر میں شامل کیا ہے۔ جن کے ماتحت بہت سے لوگ ہوتے ہیں ÷

سلاطین اسلام جو کسی ملک پر سلطنت رکھتے ہوں۔ ممکن ہے کہ اس تیسرے امر کے لحاظ سے اپنے تئیں خلیفہ کے لقب سے ملقب کریں۔ مگر اُن کی خلافت یا سلطنت اُسی ملک پر اور اُسی ملک کے مسلمان باشندوں پر محدود رہیگی جو اُن کے قبضہ اقتدار میں ہے نہ اُس ملک کے مسلمان باشندوں پر جو اُن کے قبضہ حکومت میں نہیں ہیں۔ اس لئے کہ خلیفہ کو ضرور لازم ہے کہ وہ ملک پر قبضہ اور سلطنت رکھتا ہو۔ اور احکام حدود و قصاص اس میں جاری کر سکتا ہو۔ اس کا حکم اُس میں جاری ہو۔ دین کی حمایت کرتا ہو۔ دشمنوں کے ہاتھ سے اُس ملک کو اور اس ملک کے باشندوں کو محفوظ رکھ سکتا ہو۔ اور اُس ملک میں امن قائم رکھنے کی قوت اُس کو حاصل ہو۔ پس جس ملک میں کسی مسلمان بادشاہ کو ایسا اختیار اور اقتدار نہ ہو۔ وہ اس ملک کے لئے یا اُس ملک کے مسلمان باشندوں کے لئے خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ نہ خلیفہ کہلایا جا سکتا ہے ÷

سلطان ترکی کے خلیفہ ہونے کی نسبت جو اس پر بحث کی جاتی ہے کہ وہ نسل قریش سے نہیں ہیں اور جو لوگ اُن کو خلیفہ جانتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہ روایت جس میں خلیفہ کے قریشی النسل ہونے کا ذکر ہے صحیح نہیں ہے۔ ہم ان تمام بحثوں سے قطع نظر کرتے ہیں۔ اور سلطان کو خلیفہ تسلیم کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اگر وہ خلیفہ ہیں تو اُس ملک کے اور اس ملک کے مسلمان باشندوں کے خلیفہ ہو سکتے ہیں۔ جن میں اُن کی حکومت ہے اور جس میں اُن کو قتل و قصاص اور احکام دین کے قائم رکھنے کا اختیار اور اقتدار حاصل ہے نہ اُس ملک کے جہاں اُن کو مطلق اقتدار اور اختیار حاصل نہیں ہے نہ وہ قتل و قصاص کے احکام کو جاری کر سکتے ہیں نہ دین کو قائم رکھ سکتے ہیں نہ وہاں کے مسلمانوں کی حفاظت کر سکتے ہیں ایسے ملک میں وہ شرط نہیں پائی جاتی جو خلیفہ ہونے کے لئے ضرور ہے۔ اور اس لئے وہ اس ملک یا اس ملک کے مسلمان باشندوں کے لئے خلیفہ نہیں ہو سکتے ÷

ہم مسلمان ہندوستان کے رہنے والے گورنمنٹ انگریزی کی رعیت ہیں

اور گورنمنٹ انگریزی میں مستامن ہو کر رہتے ہیں۔گورنمنٹ انگریزی نے ہم کو امن دیا ہے اور ہم کو ہر طرح پر مذہبی آزادی بخشی ہے۔باوجودیکہ گورنمنٹ انگریزی عیسائی مذہب رکھتی ہے۔اگر کوئی عیسائی مسلمان ہو جاوے تو وہ اسی طرح کچھ مزاحمت نہیں کرتی جس طرح کہ کسی مسلمان کے عیسائی ہو جانے سے نہیں کرتی۔مشنری پادریوں کو گورنمنٹ سے کچھ تعلق نہیں ہے۔جس طرح کہ وہ وعظ کرتے پھرتے ہیں۔اسی طرح سینکڑوں مسلمان مذہب اسلام کا وعظ کرتے پھرتے ہیں۔اگر کوئی مسلمان عیسائی ہو جاتا ہے تو ہمیشہ کوئی نہ کوئی عیسائی بھی مسلمان ہو جاتا ہے۔پس گورنمنٹ انگریزی نے ہم مسلمانوں کو جو بطور رعیت کے مستامن ہو کر اُس کی عملداری میں رہتے ہیں کافی طور پر مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔علاوہ اس کے گورنمنٹ انگریزی میں ہماری جان و مال کی حفاظت ہوتی ہے۔ہمارے تمام حقوق جو نکاح طلاق وراثت وصیت۔ہبہ و وقف سے متعلق ہیں بموجب شرع اسلام کے ہم کو ملتے ہیں۔ گو کہ اس قسم کے مقدمات ایک عیسائی حاکم کے سامنے پیش ہوں۔کیونکہ عیسائی حاکم مجبور ہے کہ ان کو بموجب شرع اسلام کے فیصل کرے اور اس لئے ہمارا مذہبی فرض ہے کہ ہم گورنمنٹ انگریزی کے خیر خواہ اور وفادار رہیں اور کوئی بات قولاً وفعلاً ایسی نہ کریں جو گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی اور وفاداری کے برخلاف ہو ٭

سلطان عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہ کی ہم رعیت نہیں ہیں۔نہ اُن کو ہم پر یا ہمارے ملک پر کسی قسم کا اقتدار حاصل ہے۔پس وہ بلاشبہ ایک مسلمان بادشاہ ہیں اور بوجہ اتحاد اسلامی کے ہم اُن کی بھلائی سے خوش اور برائی سے ناخوش ہوتے ہیں۔مگر کسی طرح نہ شرعاً نہ مذہباً ہم پر خلیفہ ہیں نہ خلیفہ ہو سکتے ہیں اگر اُن کو کوئی حق خلافت ہے تو وہ اُسی ملک پر اور اُسی ملک کے مسلمانوں پر محدود ہے جو اُن کی عملداری میں رہتے ہیں ٭

تاریخ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ جن مسلمان بادشاہوں نے لقب خلیفہ کا اختیار کیا۔اُن کی خلافت اُسی ملک اور اُسی ملک کے باشندوں پر محدود رہی ہے۔جو اُن کی سلطنت میں شامل اور اُن کے قبضۂ اقتدار میں داخل تھے اور